السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل بدعت اور احکام شریعت سے ناواقف لوگوں کے باطل و منکر پمفلٹ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل بدعت اور احکام شریعت سے ناواقف لوگوں کے باطل و منکر پمفلٹ

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد والہ واصحبہ اجمعین اما بعد :

میں نے ''تارک نمازکی سزار'' نامی ایک پمفلٹ دیکھا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ جو شخص سستی کی وجہ سے نماز چھوڑدے اللہ تعالی اسے پندرہ سزائیں دے گا۔۔۔۔ پھر اس کے بعد ان پندرہ سزاوں کی ذکر کیا گیا ہے اور پھر اس پمفلٹ کے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو کوئی اس کتابچے کو پڑھے گا توامید ہے کہ وہ اس کی فوٹو کاپیاں کرواکے لوگوں میں بھی تقسیم کرے گا اور پھر یہ بھی لکھا ہے کہ نیکی کا کام کرے والے کو فاتحہ کا ثواب ملتا ہے،اسی طرح میں نے ایک پمفلٹ دیکھا جس میں قرآن کریم کی تین آیات لکھی ہوئی تھیں اور ان میں سے پہلی آیت یہ تھی کہ :

بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ (الزمر ۳۹/۶۶)

(بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرواور شکر گزاروں میں سے ہو۔'' (ا''

اور پھر لکھا ہے کہ یہ آیات چاردنوں کے بعد خیر وبھلائی کولانے کا سبب بنتی ہیں۔ لہذا جو شخص ضرورت مند ہواس کی طرف اس کی پچیس کاپیاں بھیجی جائیں اور پھر آخر میں کچھ سزائیں ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کو جو کوئی ان آیات کو ترک کردے گا تو اسے یہ سزائیں ملیں گی۔ یہ دونوں پمفلٹ چونکہ باطل اور منکر ہیں لہذا میں نے ان کے بارے میں مطلع کرنا ضروری سمجاتاکہ لوگ ان سے فریب خوردہ نہ ہوں جو شریعت مطہرہ کے احکام سے ناواقف ہیں۔ وباللہ التوفیق

بلاشک وشبہ یہ دین میں ایک نوایجاد طریقہ ہے اور علم کے بغیر اللہ تعالی کی طرف ایک غلط بات کو منسوب کرنا ہے جبکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز میں بیان فرمایا ہے کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے،چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے :

(قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ) (الاعراف ۷/۳۳)

اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ میرے رب نے تو بے حیائی کی باتوں کو، ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے اور اس کو بھی (حرام کیا ہے) کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناو جس کی اس نے کوئی سند نازل) ''نہیں کی اور اس کو بھی کہ (حرام کیا ہے) اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔''

لہذا اس آدمی کو اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیئے جو اس منکر طریقے کو اختیار کرتا اور اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرتا ہے جو انہوں نے بیان ہی نہیں فرمائی۔ سزاوں کی تحدید اور اعمال کی جزا کے تعین کا تعلق علم غیب سے ہے، لہذا اس کے معلوم کرنے کا طریقہ صرف وحی الہی ہے جس کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے ان پمفلٹون میں مذکور سزاوں کا کتاب وسنت میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ وہ حدیث جسے صاحب پمفلٹ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے تارک نماز کو پندرہ قسم کی سزائیں ملتی ہیں۔۔۔۔ الخ تو یہ باطل اور جھوٹی روایت ہے جسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا جھوٹ ہے جیسا کہ حفاظ حدیث علماء کرام رحمہم اللہ مثلا حافظ ذھبی رحمة اللہ علیہ نے ''میزان ''میں حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ اور کئی دیگر علماء نے بیان فرمایا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے اپنی کتاب

لسان المیزان ''میں محمد بن علی بن عباس بغدادی عطار کے حالات میں لکھا ہے کہ اس نے تارک نماز کے بارے میں ایک باطل حدیث ابوبکر بن زیاد نیشاپوری کی طرف منسوب کی جسے اس سے محمد بن علی موازینی، ابی نرسی کے'' شیخ نے روایت کیا ہے اور

محمد بن علی کا گمان یہ ہے کہ ابن زیاد نے اسے ربیع عن الشافعی عن مالک عن سمی ابی صالح عن ابی ہریرہ سند سے مرفوعا بیان کیا ہے کہ جو شخص نماز میں سستی کرے گا تو اللہ تعالی اسے پندرہ سزائیں دے گا۔۔۔۔ یہ روایت بالکل باطل اور صوفیاء کی وضع کردہ ہے۔

بحوث العلمیتہ والافتاء کی مستقل کمیٹی نے اس حدیث کے باطل ہونے کے بارے میں مورخہ ۱۰/۶/۱۴۰۱ ہجری کو فتوی بھی دیا تھا، کوئی عقلمند آدمی اس بات کو پسند نہیں کرسکتا کہ وہ اس موضوع حدیث کی ترویج واشاعت کرے کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص میری طرف کوئی ایسی حدیث منسوب کرکے روایت کرتا ہے جسے وہ جھوٹی حدیث سمجھتا ہے تو وہ بھی دو جھوٹوں میں سے ایک ہے۔ ''اس جھوٹی حدیث کی

ضرورت بھی کیا ہے جب کہ اللہ تعالی اوراس کے رسول ﷺ نے جو کچھ نماز کی شان اورتارک نماز کی سزا کے بارے میں بیان فرمایا ہے، وہ کافی شافی ہے۔ ارشادباری تعالی ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا (النساء۴/۱۰۳)

''بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات (مقررہ) میں اداکرنا فرض ہے۔''

اور اہل جہنم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا ہے:

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ٤٢ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (المدثر۷۴/۴۲۔۴۳)

''تم کو دوزخ میں کونسی چیز لے آئی؟وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔''

گویا جہنمیوں کی ایک نشانی ترک نماز بھی ہے، نیز ارشادباری تعالی ہے:

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ٤ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ٥ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ٦ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ (الماعون۱۰۷/۴۔۷)

''توایسے نمازیوں کےلئے (جہنم کی وادی ویل یا) خرابی ہے جواپنی نماز سے غافل رہتے ہیں، جوریا کاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزیں عاریتا نہیں دیتے۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃادا کرنا (۴) رمضان کے روزے رکھنا اور (۵) اسکےلئے بیت اللہ کا حج کرنا جوراستے کی استطاعت رکھتا ہو۔ نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''ہمارے اوران کے درمیان عہد نماز ہے جونماز کو ترک کردے، وہ کافر ہے۔'' اس موضوع سے متعلق آیات واحادیث بہت ہیں جیسا کہ معلوم ہے۔

دوسرا پمفلٹ جو کئی آیات سے شروع کیا گیا اور جن میں سے پہلی آیت یہ ہے کہ:

بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ (الزمر۳۹/۶۶)

''بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکرگزاروں میں سے ہو۔''

اوراس پمفلٹ کےلکھنے والے نے یہ ذکر کیا ہے کہ جو اسے تقسیم کرے گا اسے فلاں فلاں خیر وبھلائی حاصل ہوگی اور جو اسے چھوڑدے گا تو اسے فلاں فلاں سزا ملے گی، یہ بھی بے حد باطل اور بہت بڑی جھوٹی بات ہے۔ یہ ان جاہلوں اور بدعتیوں کے کام ہیں جو عوام کی حکایات، خرافات اور باطل باتوں میں مشغول رکھ کر اس واضح اور صاف حق سے دور لے جانا چاہتے ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں موجود ہے۔ لوگوں کےلئے خیر یا شر کی جو بات بھی پیدا ہو، وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کی طرف سے ہے:

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ (النمل۲۷/۶۵)

''اے پیغمبر!) کہ دیجئے کہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اللہ کے سوا، غیب کی باتیں نہیں جانتے۔)''

رسول اللہ ﷺ سے یہ قطعا ثابت نہیں کہ جو شخص ان تین یا ان سے زیادہ آیتوں کو لکھے تو اسے یہ یہ ثواب حاصل ہوگا اور جو اسے چھوڑدے اسے یہ یہ عذاب ہوگا، یہ محض جھوٹا دعوی، کذب اور بہتان ہے۔ جب یہ حقیقت معلوم ہوگئی تو ثابت ہوا کہ ان دونوں پمفلٹوں کو لکھنا، انہیں تقسیم کرنا اور کسی بھی طریقے سے ان کی ترویج واشاعت میں شرکت کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے پہلے ایسا کیا ہو تو اسے چاہئے کہ اللہ تعالی کی جناب میں توبہ کرے، جو کچھ ہوا اس پر ندامت کا اظہار کرے اور پکا عزم وارادہ کرے کہ آئندہ ایسا ایسا ہرگز ہرگز نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہمیں حق کو حق سمجھنے، اس کی اتباع کرنے اور باطل کو باطل سمجھنے اور اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز ظاہری وباطنی فتنوں سے بچائے۔

((وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

فتاویٰ ابن باز